

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

رمی ہمارا کا وقت کیا ہے؟

## الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد

حجرہ عقبہ کی رمی کا وقت عید کا دن ہے۔ اہل قدرت و نشاط کے لیے یہ وقت عید کے دن کے طلوع آفتاب سے شروع ہوتا ہے جب کہ کمزوروں اور بھید کا مقابلہ نہ کر سکنے والے بچوں اور عورتوں کے لیے یہ وقت عید کی رات کے آخری حصے سے شروع ہو جاتا ہے۔ حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہ عید کی رات چاند کے غروب ہونے کا انتظار کیا کرتی تھیں۔ جب چاند غروب ہو جاتا تو وہ مزدلفہ سے مٹی آجاتیں اور حجرہ کو رمی کرتیں، اس کا آخری وقت عید کے دن غروب آفتاب تک ہے اگر ہجوم بہت زیادہ ہو یا انسان سحرات سے دور ہو اور وہ رمی کو رات تک مؤخر کرنا چاہے تو کوئی حرج نہیں، البتہ وہ گیارہویں تاریخ کی طلوع فجر تک اسے مؤخر نہ کرے۔ ایام تشریق یعنی گیارہ بارہ اور تیرہ تاریخ کو رمی ہمارا کا وقت زوال آفتاب یعنی ظہر کا وقت شروع ہونے سے لے کر نصف رات تک ہے۔ اگر مشقت یا ہجوم ہو تو پھر رات کو طلوع فجر تک رمی کرنے میں بھی کوئی حرج نہیں۔ گیارہ بارہ اور تیرہ تاریخ کو زوال سے پہلے رمی کرنا جائز نہیں کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زوال کے بعد رمی کی اور آپ نے لوگوں سے فرمایا تھا:

(نُذِرُوا عَمِّي مَنْ سَلَّمَ) (صحیح البخاری، العلم، باب التنبؤ وهو وقت علی الداہی وغیرہ، ج: ۸۳، و صحیح مسلم، الحج، باب استیجاب رمی حجرۃ العقبۃ یوم النحر، ج: ۱۲۹۴، والمفظلہ)

”تم اپنے مناسک حج مجھ سے بچو۔“

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا زوال آفتاب تک رمی کو مؤخر کرنا حالانکہ وہ سخت گرمی کا وقت ہوتا ہے اور دن کے ابتدائی حصے میں رمی نہ کرنا حالانکہ اس وقت گرمی بھی نہیں ہوتی اور آسانی بھی ہوتی ہے، اس بات کی دلیل ہے کہ اس وقت سے پہلے رمی کرنا حلال نہیں اور اس کی دوسری دلیل یہ بھی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زوال کے وقت نماز ظہر پڑھنے سے پہلے رمی فرمایا کرتے تھے۔ یہ بھی اس بات کی دلیل ہے کہ زوال سے پہلے رمی کرنا حلال نہیں ہے ورنہ زوال سے پہلے رمی افضل ہوتی تا کہ نماز ظہر کو اول وقت میں ادا کیا جاسکے کیونکہ نماز پڑھنے اول وقت میں ادا کرنا افضل ہے۔ حاصل کلام یہ ہے کہ دلائل سے معلوم ہوتا ہے کہ ایام تشریق میں زوال سے پہلے رمی کرنا جائز نہیں۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

## فتاویٰ ارکان اسلام

عقائد کے مسائل: صفحہ 449

محدث فتویٰ